سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۸

تقویٰ کے انعامات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۸

تقویٰ کے انعامات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
یہ میں جو نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : تقویٰ کے انعامات

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وعظ : ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۵ء بروز بدھ

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہٗ (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخِ اشاعت : یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱ فروری ۲۰۱۵ء

زیرِ اہتمام : شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

عنوانات

عرضِ مرتب ٦
زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ۹
موت کی حیات پر وجۂ تقدیم ۹
الہامِ فجور و تقویٰ کی حکمت ۱۰
تقدیم فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا کا راز ۱۰
تقویٰ کی تعریف ۱۰
نفس دُشمن کے تڑپنے سے خوش ہوجایئے ۱۱
فرشتے معصوم ہیں متقی نہیں ۱۱
فرشتوں کے بجائے انسان کو شرفِ نبوت عطا ہونے کا سبب ۱۲
اللہ کا سچا عاشق کون ہے؟ ۱۲
تقویٰ کے انعامات ۱۳
پہلا انعام۔ہر کام میں آسانی ۱۴
ارتکابِ گناہ خود ایک مشکل ہے ۱۴
مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا (تلخ زندگی) کی تفسیر ۱۴
بد نظری کے طبی نقصانات ۱۵
قلبِ شکستہ کی تعمیر حلاوتِ ایمانی سے ۱۵
ترکِ گناہ سے جو قرب عطا ہوتا ہے اس کا کوئی بدل نہیں ۱٦
گناہ چھوڑنا حق عظمتِ الٰہیہ ہے اور اس کی دلیل قرآن سے ۱۷
تقویٰ کا پہلا انعام۔مشکلات میں آسانی ۱۷
تقویٰ کا دوسرا انعام۔مصائب سے خروج ۱۸
تیسرا انعام۔بے حساب رزق ۱۸

www.khanqah.org

چوتھا انعام۔نورِ فارِق ۱۹
پانچواں انعام۔نورِ سکینہ ۱۹
سکینہ آسمان سے نازل ہوتا ہے ۲۰
نورِ سکینہ رکھنے والے قلب کی مثال قطب نما کی سوئی سے ۲۰
اُف کتنا تاریک ہے گنہگار کا عالَم ۲۱
تقویٰ کا چھٹا انعام۔پُرلطف زندگی ۲۱
تقویٰ کا ساتواں انعام۔عزت و اکرام ۲۲
تقویٰ کا آٹھواں انعام۔اللہ کی ولایت کا تاج ۲۳
تقویٰ کا نواں انعام۔کفارۂ سیئات ۲۳
تقویٰ کا دسواں انعام۔آخرت میں مغفرت ۲۴
گناہ چھوڑنے کے لیے تین کام ۲۴
(۱) ہمت کیجیے ۲۴
(۲) ہمت کو استعمال کرنے کی توفیق و ہمت مانگیے ۲۴
(۳) خاصانِ خدا سے درخواستِ دعا کیجیے ۲۵
توبۂ نصوح کا واقعہ ۲۵
مثنوی میں نصوح کی اضطراری دعاؤں کا عجیب انداز ۲۶
عطائے ہمت کی دعا کس اضطرار سے مانگنی چاہیے؟ ۲۸
شیطان کی پُرفریب تجارت ۲۹
گناہ چھوڑنے کے لیے کتنی ہمت کرنی چاہیے؟ ۳۰
تعلق مع اللہ کی لذت ناقابلِ بیان ہے ۳۱
بغیر قصد اور فکر کے اصلاح نہیں ہوتی ۳۲
انسان کا سب سے بڑا دُشمن ۳۳
اصلاحِ نفس کے لیے دو آیات میں تفکر ۳۴

www.khanqah.org

عرضِ مرتب

پیش نظر رسالہ ’’تقویٰ کے انعامات‘‘کوئی اصطلاحی وعظ نہیں ہے جو کسی مجمع میں بیان کیا گیا ہو بلکہ یہ مرشد و مولانا عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَہٗ وَاَدَامَ اللّٰہُ اَنْوَارَھُمْ کے ارشادات وملفوظات ہیں جو ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۵؁ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۵؁ء بروز بدھ ساڑھے دس بجے بعد نماز تراویح چند احباب کی آمد پر فرمائے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی کی مسجدِ اشرف میں تراویح پڑھنے کے بعد بعض احباب تشریف لاتے ہیں اور حضرت والا دامت برکاتہم حسب عادت شریفہ تشنگانِ محبت کو اپنے فیضانِ عشق و معرفت سے سیراب فرماتے ہیں۔

در خانہ بند کردن سر شیشہ باز کردن

ایسی مجالس عموماً عام مواعظ سے زیادہ نافع ہوتی ہیں کیوں کہ ان میں اکثر سالکین طریق کے لیے ایسے علوم و معارف بیان ہو جاتے ہیں جو عام مجالس میں نہیں ہوتے۔

اس مجلس میں دورانِ گفتگو حضرت والا دامت برکاتہم نے قرآنِ پاک کے حوالوں کے ساتھ بیان فرمایا کہ تقویٰ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو کیا کیا انعامات عطا ہوتے ہیں اور تحصیل تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے اور گناہوں کو چھوڑنے کے لیے کتنی ہمت کرنی چاہیے کیوں کہ ارتکابِ گناہ کے ساتھ کوئی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ اور ترکِ گناہ سے دل کو جو غم ہوتا ہے اس غم پر دل کو جو حلاوتِ ایمانی اور تعلق مع اللہ کی ناقابل بیان لذت عطا ہوتی ہے اس کو حضرت والا نے اس دل سوز و دلفریب و دلنواز انداز میں بیان فرمایا کہ یوں محسوس ہورہا تھا کہ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ یہ ہے تمہارا اللہ۔

علم آں باشد کہ بکشاید رہے
راہ آں باشد کہ پیش آید شہے

ترجمہ: علم وہ ہے جو اللہ کا راستہ کھول دے اور راستہ وہ ہے جو اللہ تک پہنچادے۔

یوں تو حضرت والا دامت برکاتہم کا ہر بیان آشوب وچرخ وزلزلہ کا حامل، دین کی حقیقت

ولذت سے آشنا کرنے والا اور درِ محبوبِ حقیقی تک پہنچانے والا ہوتا ہے ؎

درسِ شال آشوب و چرخ و زلزلہ
نے زیادات است و باب و سلسلہ

لیکن چوں کہ اہل اللہ حق تعالیٰ کی صفت کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ[۱] کے بھی مظہر ہوتے ہیں لہٰذا اس صفت کی تجلی سے ان کی کیفیاتِ ظاہرہ و باطنہ، ان کی دعوۃ الی اللہ ان کے کلام مؤثر کو بھی ہر لحظہ ایک نئی شان نئے عنوان اور نئے انداز عطا ہوتے ہیں جس کو حضرت والا نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے ؎

وہ خمرِ کہن تو قوی تر ہے لیکن
نئے جام و مینا عطا ہو رہے ہیں

اور مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

کیف میں تو نے ڈوب کر چھیڑی جو داستانِ عشق
قابو رہا نہ ضبط پر رونے لگا میں داد میں

لہٰذا اس چھوٹی سی مجلس میں تقویٰ کی اہمیت اور قرآنِ پاک میں موجود انعامات اور اِجۡتِنَابۡ عَنِ الۡمَعَاصِیۡ کے لیے استعمالِ ہمت کا معیار، اصلاحِ نفس کے طریقے اور دیگر مضامین عالیہ جس شان سے بیان ہوئے وہ اس حقیقت کا مظہر ہے ؎

یہ وہ برسات ہے جس کا کوئی موسم نہیں ہوتا

مجلس کے اختتام پر جملہ احباب نے اس بیان کے جلد شایع ہونے کی تمنا ظاہر کی اور حضرت والا نے اس کے لیے دعا بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اپنے فضل خاص سے احقر کو توفیق عطا فرمائی اور چار گھنٹے میں سحری کے وقت تک تین چوتھائی بیان ٹیپ سے نقل کر لیا گیا جو الحمد للہ! اگلے دن مکمل ہو گیا اور دوسرے دن مرتب کرکے کمپوزنگ[۲] کے لیے دے دیا گیا اور آج مؤرخہ ۱۰ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۹۵ء بروز اتوار

۱؎ الرحمٰن:۲۹
۲؎ پہلی اور دوسری اشاعت کمپیوٹر کی کمپوزنگ سے ہوئی اس کے بعد اس کی کتابت جناب محمد علی زاہد نے کی۔

www.khanqah.org

حضرت والا کی اجازت سے اشاعت کے لیے دیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس وعظ کو قبول فرمائیں اور امتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائیں اور حضرت والا کے سائے کو طویل عمر تک مع صحت وعافیت ہمارے سروں پر برقرار رکھیں اور قیامت تک حضرت والا کا فیض دائم و قائم رہے اور جامع ومرتب وجملہ معاونین کے لیے بھی اس وعظ کو صدقہ جاریہ وذریعہ نجات بنائیں۔ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

مرتب:

یکے از خدام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

❁❁❁❁

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ﷺ ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفاں سے نکل جائیگا پھر اس کا سفینہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.khanqah.org

تقویٰ کے انعامات

زندگی کا مقصد کیا ہے؟

فرمایا کہ دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے؟ خالی امپورٹ ایکسپورٹ کہ خوب کھاؤ اور لیٹرین میں ایکسپورٹ کردو؟ اگر یہ مقصد ہے تو ہاتھی ہم سے زیادہ کامیاب ہے کیوں کہ اس کا امپورٹ بھی زیادہ ہے، ایکسپورٹ بھی زیادہ ہے حالاں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی سے پوچھو کہ آپ نے ہمیں کیوں دنیا میں بھیجا ہے؟ خالق حیات سے پوچھو کہ ہماری زندگی کا کیا مقصد ہے؟ اور خالق حیات فرمارہے ہیں کہ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا[۳] میں نے تم کو موت اور زندگی دی ہے۔

موت کی حیات پر وجۂ تقدیم

اور موت کو مقدم کررہا ہوں اس لیے کہ جس زندگی نے اپنی موت کو سامنے رکھا وہ زندگی کامیاب ہوگئی، اس لیے موت کو پہلے بیان کررہا ہوں خَلَقَ الْمَوْتَ کی تقدیم کی وجہ یہ ہے تَقْدِیْمُ الْمَوْتِ عَلَی الْحَیَاةِ یعنی اللہ تعالیٰ نے زندگی پر موت کو اس لیے مقدم کیا کہ جو زندگی اپنی موت کو سامنے رکھے گی کہ اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانا ہے، اللہ کے پاس جانا ہے تو وہ سانڈ اور جانور کی طرح آزاد نہیں رہے گی یعنی گندے کام نہیں کرے گی اور ڈرے گی[۴] اور مقصدِ حیات بتادیا لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تاکہ ہم تم کو دیکھیں کہ تم اچھے عمل کرتے ہو یا خراب عمل کرتے ہو۔ معلوم ہوا کہ دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔

۳؎ الملك:۲

۴؎ روح المعانی:۲۹/۴،الملك(۲)،دار احیاء التراث،بیروت

www.khanqah.org

الہامِ فجور و تقویٰ کی حکمت

اور فرماتے ہیں کہ تمہارے امتحان کے لیے میں نے تمہارے نفس کے اندر دونوں مادّے رکھ دیے، فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۵ ہم نے تمہارے نفس میں فجور کا مادّہ بھی رکھ دیا کہ تم گناہ کرسکتے ہو، خوب تقاضا ہوگا اور تقویٰ اور اپنا خوف بھی رکھ دیا لہٰذا جس سائیڈ کو چاہو رگڑ کر اس میں تقویت پیدا کردو۔ دیا سلائی میں دو سائیڈ ہوتی ہیں لیکن جب تک رگڑو گے نہیں جلے گی نہیں، لہٰذا ظلم نہیں ہے کہ اللہ میاں نے کیوں ہمارے اندر گناہ کا مادّہ رکھ دیا، جیب میں دیا سلائی ہوتی ہے تو کیا جیب کو جلادیتی ہے؟ رگڑنے سے آگ لگتی ہے۔ اسی طرح نفس میں ایک طرف فجور ہے، ایک طرف تقویٰ ہے۔ اگر حسینوں سے، نمکینوں سے، عورتوں سے، لڑکوں سے میل جول کروگے تو نافرمانی کے مادّے میں رگڑ لگ جائے گی اور گناہ کی آگ بھڑک جائے گی، اور اگر تم اللہ والوں کے پاس رہوگے تو فرماں برداری کے مادّے میں رگڑ لگ جائے گی اور تقویٰ کا نور روشن ہو جائے گا۔

تقدیم فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا کا راز

کئی برس پہلے ایک بڑے عالم کے ساتھ میرا سفر ہورہا تھا۔ مولانا نے ریل میں فجر کی نماز میں یہی سورت پڑھائی۔ نماز کے بعد میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فجور کو کیوں مقدم فرمایا؟ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا نافرمانی کو اللہ نے کیوں مقدم کیا؟ گندی چیز کو کیوں مقدم کیا؟ فجور اور نافرمانی تو خراب چیز ہے جبکہ مقدم تو اچھی چیز ہونی چاہیے۔ مولانا نے فرمایا کہ بھائی! تم ہی بتاؤ۔ میں نے کہا دیکھیے! موقوف علیہ پہلے ملتا ہے، بخاری بعد میں ملتی ہے یعنی دورہ بعد میں ہوتا ہے، چوں کہ فجور اور نافرمانی کا مادّہ اگر اللہ نہ رکھتا تو تقویٰ کا وجود بھی نہ ہوتا۔

تقویٰ کی تعریف

کیوں کہ تقویٰ کے معنٰی ہی یہ ہیں کہ نافرمانی کا تقاضا ہو اور پھر اس کو روکے اور اس کا غم اُٹھائے۔ اس غم سے پھر تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اگر مادّہ فجور نہ ہوتا تو كَفُّ النَّفْسِ عَنِ

۵ الشمس: ۸

www.khanqah.org

الْھَوٰی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی جو نفس کی بُری خواہش کو روکتا ہے وہ متقی اور جنتی ہوتا ہے تو جب ھَوٰی کو روکنا ہے تو ھَوٰی کا وجود ضروری ہوا، ورنہ اگر ہم کہہ دیں کہ ہمارے ہاتھ میں جو چشمہ ہے اس کو دیکھنا مت اور ہاتھ میں چشمہ نہ ہو تو کلام لغو ہو گیا اور اگر چشمہ ہے تو اب کلام صحیح ہوا۔ معلوم ہوا کہ ہر نَھِی اپنے مَنْھِیْ عَنْہُ کے وجود کی متقاضی ہے، اگر مَنْھِیْ عَنْہُ نہیں ہے تو نَھِی لغو ہے اور اللہ کا کلام پاک ہے لہٰذا مادہ ھَوٰی کا ہونا لازم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی جو ہمارے خاص بندے ہیں وہ بُری خواہشات کو روکتے ہیں اور روکنے کا غم اُٹھاتے ہیں کیوں کہ نفس کا مزاج یہی ہے، اس کی غذا گناہ ہے۔

نفس دُشمن کے تڑپنے سے خوش ہو جائیے

جب اس کو اپنی غذا نہیں ملتی تو تڑپتا ہے لیکن دُشمن کے تڑپنے سے آپ کی روح کو خوش ہونا چاہیے۔ کیوں صاحب! اگر آپ کا دُشمن تڑپتا ہے، جلتا ہے، غم اُٹھاتا ہے تو آپ کہتے ہیں بہت اچھا ہے اور مر و مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ لہٰذا جب عورتوں اور لڑکوں سے نظر بچانے سے نفس کو غم پہنچے تو آپ خوش ہو جائیے کہ دُشمن کو غم پہنچ رہا ہے اور اس کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہو رہا ہے۔ اگر نافرمانی کا یہ مادّہ نہ ہوتا تو کوئی شخص متقی نہیں ہو سکتا تھا۔

فرشتے معصوم ہیں متقی نہیں

اس لیے جبرئیل علیہ السلام کو متقی کہنا جائز نہیں، معصوم کہنا چاہیے۔ فرشتوں کو ہم معصوم کہتے ہیں متقی نہیں کہہ سکتے کیوں کہ متقی وہ ہے جس کو گناہ کا تقاضا ہو، اس کو روکے، اس کا غم اُٹھائے۔ تقویٰ نام ہے کَفُّ النَّفْسِ عَنِ الْھَوٰی کا یعنی نفس کو اس کی بُری خواہش سے روکنا اور فرشتوں میں بُری خواہش ہے نہیں لہٰذا فرشتوں کو معصوم کہنا تو جائز ہے لیکن متقی کہنا جائز نہیں ہے کیوں کہ پوری دنیا میں حسن میں اوّل آنے والی لڑکی کو اگر جبرئیل علیہ السلام کی گود میں بھی رکھ دو تو انہیں پتا ہی نہیں چلے گا کہ یہ لوہے کا کھمبا ہے، یا ڈنڈا ہے یا لکڑی ہے یا پتھر ہے یا کوئی لڑکی ہے، ان کو کوئی بُرا تقاضا ہی نہیں ہو گا۔

فرشتوں کے بجائے انسان کو شرفِ نبوت عطا ہونے کا سبب

فرشتے جانتے ہی نہیں کہ گناہ کیا چیز ہے؟ ان کے اندر صلاحیت ہی نہیں کہ وہ اس کو سمجھ لیں، اسی لیے پیغمبر انسان بھیجا جاتا ہے تاکہ اُمت کے تمام تقاضاہائے بشریت کو سمجھ سکے۔ فرشتے چوں کہ تقاضائے بشریت کے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے، اس لیے اصلاحِ نفوسِ بشریہ کے قابل نہیں ہوتے، ان کو نبی نہیں بنایا جاتا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس لیے بھیجا ہے کہ تمہارے نفس میں تقاضے ہوں، تم ان کو روکو اور غم اُٹھاؤ تاکہ میدانِ محشر میں پیش کرسکو کہ ہم نے آپ کے لیے بڑے غم اُٹھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں کہ کیا لائے ہو تو کہہ سکو اے اللہ! گناہ کے بڑے تقاضے تھے، پریشان کرتے تھے لیکن آپ کو خوش کرنے کے لیے ہم نے آپ کے راستے میں بڑے غم اُٹھائے ہیں۔ داغِ دل پیش کرو ؎

میں نے لیا ہے داغِ دل کھو کے بہارِ زندگی
اِک گلِ تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

مولوی کوئی ہیجڑا مخنث نہیں ہوتا، وہ تقویٰ کی برکت سے بہت طاقت ور ہوتا ہے لیکن اللہ کے لیے صبر کرتا ہے ؎

توڑ ڈالے مہ و خورشید ہزاروں ہم نے
تب کہیں جا کے دکھایا رُخِ زیبا مجھ کو

اللہ کا سچا عاشق کون ہے؟

میں کہتا ہوں کہ اصلی سالک اور اللہ کا سچا عاشق وہی ہے جو اللہ کے راستے کا غم اُٹھانا جانتا ہو اور غم اُٹھانے کی ہمت رکھتا ہو۔ خالی نفل پڑھ لینا، نفلی حج و عمرہ کرلینا یہ کمال نہیں ہے، کمال یہ ہے کہ زبردست نمکین شکل سامنے آجائے اور نظر اُٹھا کر نہ دیکھے اور غم اُٹھالے چاہے کلیجہ منہ کو آجائے۔ اگر کلیجہ منہ کو آنے کی مشق ہوجائے اور حسینوں سے نظر بچانے کی توفیق ہوجائے تو ان شاء اللہ اس کو نسبتِ صحابہ نصیب ہوگی۔ ابھی اس کی دلیل پیش کرتا ہوں، کیوں کہ علماء موجود ہیں اس لیے قرآنِ پاک سے دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ

www.khanqah.org

فرماتے ہیں کہ صحابہ کو میں نے ایمان کا یہ اعلیٰ مقام کس راستہ سے دیا ہے؟

وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ۝

وہ ایسے سخت حالات سے گزارے گئے کہ کلیجے منہ کو آگئے گویا کہ ان کے دل اُکھڑ کر حلق میں آگئے۔ جہاد میں کیا ہوتا ہے۔ اور ہم نے ان کو بڑے بڑے زلزلے اور جھٹکے دیے ہیں:

وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝

وہ سخت زلزلہ میں ڈالے گئے۔ پس آج بھی جو شخص گناہ سے بچنے میں ہر قسم کا زلزلہ برداشت کرے گا اور کلیجہ اُکھڑ کے اس کے منہ میں آجائے پھر بھی کسی نامحرم کو نہیں دیکھے گا، ہر قسم کا غم تقویٰ کے راستے میں اُٹھالے گا اور اللہ کو راضی رکھے گا، اپنے نفس کو ناخوش رکھے گا تو کیا ہوگا؟ ان شاء اللہ! اس کو نسبتِ صحابہ حاصل ہوگی۔ اور مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ شارح ابوداؤد مصنف بذل المجہود کے بارے میں ہمیشہ فرماتے تھے کہ ہمارے خلیل کو اللہ تعالیٰ نے نسبتِ صحابہ عطا فرمائی ہے اور یہ بات میرے شیخ نے سنائی کیوں کہ میرے شیخ شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک واسطہ سے مولانا گنگوہی کے شاگرد ہیں۔ مولانا گنگوہی اور میرے شیخ میں ایک واسطہ تھا یعنی مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ جو مولانا گنگوہی کے شاگرد تھے اور میرے شیخ مولانا ماجد علی صاحب کے شاگرد تھے بخاری شریف میں۔ تو یہ بات مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کے بارے میں حضرت گنگوہی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے خلیل کو اللہ تعالیٰ نے نسبتِ صحابہ عطا فرمائی اور ان ہی مولانا خلیل احمد صاحب کے خلیفہ مولانا الیاس صاحب بانیٔ تبلیغی جماعت ہیں۔

تقویٰ کے انعامات

اب سوال یہ ہے کہ ہم سے جب اللہ میاں نے مطالبہ فرمالیا کہ گناہ چھوڑ دو اور آج کل حکومتیں کہتی ہیں کہ کچھ دو اور کچھ لو کی بنیاد پر کام چلاؤ تو اللہ تعالیٰ نے ہم سے گناہ چھڑوا کر ہم کو کیا دیا؟ لہٰذا تقویٰ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات دیکھیے:

ٹ الاحزاب:۱۰

ک الاحزاب:۱۱

www.khanqah.org

پہلا انعام۔ ہر کام میں آسانی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم سب تقویٰ سے رہو گے تو ہم تمہارے سب کام آسان کردیں گے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا[۸] ہم اپنے حکم سے اس کے سب کام آسان کردیں گے۔ کیوں صاحب! یہ نعمت نہیں ہے کہ انسان کے سب کام آسان ہوجائیں؟

ارتکابِ گناہ خود ایک مشکل ہے

گناہ سے ہمارے کام آسان ہوتے ہیں یا مشکل؟ (حاضرین نے عرض کیا کہ مشکل۔ جامع) خود گناہ مشکل ہے۔ خود گناہ اتنا مشکل ہے کہ انسان اس کے لیے کتنی تدبیریں کرتا ہے، چھپاتا ہے وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ[۹] ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں لوگوں کو خبر نہ ہوجائے اور صحت بھی خراب ہوجاتی ہے، ہر گناہ سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے، دل کمزور ہوجاتا ہے کیوں کہ مخلوق کا خوف ہوتا ہے تاکہ کوئی جان نہ جائے۔

مَعِيْشَةً ضَنْكًا (تلخ زندگی) کی تفسیر

مَعِيْشَةً ضَنْكًا[۱۰] کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نافرمانوں کو جو مجھ کو ناخوش کرکے حرام خوشیاں دل میں امپورٹ کررہے ہیں میں ان کی زندگی کو تلخ کردیتا ہوں اور ان کی حرام خوشیوں کے ٹاٹ میں آگ بھی لگادیتا ہوں۔ میں واللہ! قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی بھی نافرمان ظالم ثابت نہیں کرسکتا کہ وہ آرام سے ہے۔ ان کی صورتوں پر لعنتیں برستی ہیں، قلب پر اتنے عذاب ہوتے ہیں کہ جس کی حد نہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے حرام مزے لے لیتے ہیں، اس کے بعد دل پر عذاب اور بے چینی کے جوتے پڑتے رہتے ہیں۔ حکیم الامت نے مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر فرمائی کہ گناہ گاروں کی زندگی کس طرح سے تلخ ہوتی ہے: ۱) انتقام سے ڈرتے رہتے ہیں کہ جس کے ساتھ گناہ کررہا ہوں کہیں اس کے

---

۸ الطلاق: ۴

۹ صحیح مسلم: ۲/۳۱۴، باب تفسیر البر والاثم، ایچ ایم سعید

۱۰ طٰہٰ: ۱۲۴

www.khanqah.org

وارثین آکر انتقام نہ لیں۔ ۲) خوف افشائے راز۔ ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں کہ میرا یہ راز کہیں آؤٹ نہ ہو جائے، کسی کو پتا نہ چل جائے۔ حضرت نے یہ تو علمی تفسیر فرمائی ہے، اب میں طبی تفسیر کرتا ہوں۔

بد نظری کے طبی نقصانات

ایک بد نظری سے کئی مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ایک سیکنڈ کی بد نظری ہو۔ دل کو ضعف ہو جاتا ہے، فوراً کشمکش شروع ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ اِدھر سے کش ہے اُدھر دیکھ رہا ہے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے، اس کشمکش سے قلب میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور گندے خیالات سے مثانہ کے غدود متورم ہو جاتے ہیں جس سے اس کو بار بار پیشاب لگتا ہے اور اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں، جس سے دماغ کمزور اور نسیان پیدا ہوتا ہے، ہر عصیان سببِ نسیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی سے قوتِ دماغ اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، بھول کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا علم بھی ضایع ہو جاتا ہے اور گردے بھی کمزور ہو جاتے ہیں، سارے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ یوں سمجھ لیجیے کہ زلزلہ میں کیا ہوتا ہے، جب کہیں زلزلہ آتا ہے تو عمارت کمزور ہو جاتی ہے یا نہیں؟ تو گناہ نفس و شیطان کی طرف سے زلزلہ ہوتا ہے اور جو اپنے کو گناہ سے بچاتے ہیں، اچانک نظر پڑی اور فوراً ہٹالیا تو بھی دل میں زلزلہ آتا ہے، جھٹکا لگتا ہے مگر گناہ کرنے کے زلزلہ پر لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کے مزیدلات لگتے ہیں۔

قلبِ شکستہ کی تعمیر حلاوتِ ایمانی سے

اور گناہ سے بچنے میں دل پر جو زلزلہ محسوس ہوتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم ہماری نافرمانی سے بچوگے، نظر ہٹاؤ گے تو تمہارے دل پر جو زلزلہ آئے گا اس کی تعمیر ہمارے ذمہ ہے۔ حلاوتِ ایمانی کے مٹیریل سے ہم تمہارے دل کی تعمیر کریں گے۔ اگر تم نے نظر کو بچالیا اور حرام خوشی کو مجھ پر فدا کردیا، حرام خوشی حاصل نہیں کی اور مجھ کو خوش کرلیا تو تمہارے دل میں جو صدمہ و غم آئے گا اور اس سے جو تمہارا دل شکستہ ہو جائے گا، اس کی تعمیر ہمارے ذمہ ہے۔ اور کس چیز سے ہم تعمیر کریں گے، اس کا مادّہ کیا ہوگا؟ دنیا میں جہاں زلزلہ آتا ہے تو اس علاقہ کو حکومت آفت زدہ قرار دیتی ہے، مال گزاری اور ٹیکس

معاف کر دیتی ہے۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ اور اگر دنیا کی حکومت اعلان کرتی ہے کہ ہم سرکاری بجری اور سیمنٹ سے تمہارے گھروں کی تعمیر کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے بندوں کے قلوب کی بجری اور سیمنٹ سے تعمیر نہیں کرتے، حلاوتِ ایمانی کے مادّہ اور مٹیریل سے تعمیر کرتے ہیں یعنی بصارت کی حلاوت لے کر ہم ان کو بصیرت کی حلاوت دیتے ہیں اور ایمان کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرلیتا ہے **يَجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ**[۱۱] **يَجِدُ** کا لفظ ہے یعنی حلاوتِ ایمانی اس کے قلب میں موجود ہوتی ہے اور وہ واجد ہوتا ہے۔ اس پر میرا ایک شعر سنیے، اس مضمون کو میں نے ایک شعر میں پیش کیا ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

یعنی ہم نے اپنی خواہشات کو جو ویران کیا تو آپ کی تعمیر نصیب ہوئی، اس لیے ہم اس ویرانی کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ بُری خواہشات کو اللہ کی توفیق سے جو ہم نے ویران کیا، ہم اپنی اس ویرانئ قلب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ نہ دل کی خواہشات ویران ہوتیں نہ اللہ تعالیٰ کی تعمیر نصیب ہوتی۔ کیا مبارک نصیب ہے کہ مالک اور خالق کائنات کے دستِ پاک سے آج قلب کی تعمیر ہو رہی ہے۔ **يَجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ** ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

ترکِ گناہ سے جو قرب عطا ہوتا ہے اس کا کوئی بدل نہیں

تو ایسے شخص کو نسبتِ صحابہ عطا ہوتی ہے، نسبتِ صدیقین ملتی ہے۔ بہت اونچا ایمان و یقین ہوتا ہے ان لوگوں کا جو گناہ سے بچنے کا غم اُٹھاتے ہیں، تقویٰ والا غم اُٹھاتے ہیں۔ یہ بات خوب غور سے سن لیجیے کہ چاہے ایک لاکھ نفلیں پڑھ لو، ایک لاکھ حج کر لو مگر ایک نظر بچانے میں جو دردِ دل عطا ہوتا ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا، کیوں کہ عبادت حج و عمرہ

[۱۱] کنز العمال: ۵/۳۲۸، (۱۳۰۶۸)، الفرع فی مقدمات الزنی والخلوة بالاجنبية، مطبوعة مؤسسة الرسالة-
المستدرك للحاكم: ۴/۳۴۹ (۷۸۷۵)

www.khanqah.org

وتسبیحات واشراق واوّابین سے تم نے حق محبت ادا کیا اور یہ حق عظمت ادا کررہا ہے۔

گناہ چھوڑنا حق عظمتِ الٰہیہ ہے اور اس کی دلیل قرآن سے

گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے۔ اس پر بھی دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ [۱۲] اپنے رب کو راضی کرو، جلدی معافی مانگو۔ اس کے بعد آخر میں فرمایا کہ تم کس نالائقی سے گناہ کرتے ہو؟ تمہیں خوف نہیں آتا، میری عظمت کا خیال نہیں آتا، مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا [۱۳] دیکھیے اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ سے اس کا کیسا ربط ہے۔ اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ سے اس آیت کا ربط ہے کہ اپنے رب کو راضی کرو اور تم لوگوں نے جب گناہ کیا تو اس وقت تمہیں میری عظمت کا خیال نہیں آیا۔ مَا لَکُمۡ کیا ہو گیا تمہیں لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا اللہ کے وقار اور اللہ کی عظمت کا تمہیں احساس نہیں ہوتا کہ کتنے بڑے مالک کو تم ناراض کررہے ہو۔ یہ دلیل مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی، میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا، تلاوت کرتے کرتے فوراً اس آیت پر دل میں آیا کہ سبحان اللہ! ہمارے اکابر نے جو فرمایا کہ عبادت اللہ کی محبت کا حق ہے اور گناہ سے بچنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق ہے، اس کی دلیل یہ آیت ہے۔

اب بتائیے کہ گناہ اچھی چیز ہے یا خراب چیز؟ (حاضرین نے عرض کیا کہ خراب چیز ہے۔ جامع) تو خراب چیز کو جلد چھوڑنا چاہیے یا دیر سے؟ (عرض کیا گیا کہ جلد چھوڑنا چاہیے۔ جامع) لہٰذا جب خود اقرار ہے تو گناہوں کو جلدی چھوڑنا چاہیے۔ انعام کیا ملے گا؟

تقویٰ کا پہلا انعام۔ مشکلات میں آسانی

آپ کے سب کام آسان ہوجائیں گے:

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ اَمۡرِہٖ یُسۡرًا ﴿۴﴾ [۱۴]

اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے سب کام آسان کردیں گے۔

---

[۱۲] نوح:۱۰
[۱۳] نوح:۱۳
[۱۴] الطلاق:۴

تقویٰ کا دوسرا انعام۔ مصائب سے خروج

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ [۱۵]

اس کو اللہ تعالیٰ مصیبت سے جلد نکال دیں گے۔ اس کو مصائب سے مخرج اور ایگزٹ (Exit) جلد ملے گا۔

تیسرا انعام۔ بے حساب رزق

وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ [۱۶]

اللہ ایسے راستے سے اس کو روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہو گا۔

تقویٰ بے خسارہ کی تجارت ہے، یہ اللہ تعالیٰ سے تجارت ہے، بے خسارہ کی ہے اور سود بھی نہیں۔ دنیا میں اگر کسی سے تجارت کرو اور خسارہ کی ضمانت لے لو کہ بھئی نقصان کے ہم ساتھی نہیں ہیں تو سود ہو جائے گا جو حرام ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قانون بندوں کے لیے ہے کہ وہ آپس میں ایسی تجارت نہ کریں، اگر تم تقویٰ سے رہو تو میں ایسی تجارت کی ضمانت لیتا ہوں کہ ہم تم کو رزق دیں گے اور بے حساب دیں گے اور اس میں سود بھی نہیں ہو گا، تقویٰ میں نفع ہی نفع ہے، اس میں کبھی خسارہ نہیں ہے، ہماری طرف سے کبھی وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔ اگر وعدہ پورا ہونے میں کبھی تاخیر نظر آئے تو سمجھ لو کہ تم نے کہیں نالائقی کی ہے، تمہارے تقویٰ میں کمی آگئی ؎

یہ اعمالِ بد کی ہے پاداش ورنہ
کہیں شیر بھی جوتے جاتے ہیں ہل میں

متقی آدمی کو کبھی پریشانی نہیں آسکتی، جب کبھی پریشانی آئے تو جائزہ لو، کہیں آنکھ نے غلطی کی ہو گی، کہیں کان نے، کہیں دل نے گندے خیالات پکائے ہوں گے، خیانتِ عینیہ ہوئی ہو یا خیانتِ صدریہ۔ بعضے لوگ خیانتِ عینیہ (نگاہوں کی خیانت، بد نظری) سے توبہ کرلیتے ہیں

[۱۵] الطلاق:۲

[۱۶] الطلاق:۳

www.khanqah.org

لیکن دل میں پچھلے گناہوں کے مزے لیتے ہیں۔ یہ خیانتِ صدر یہ ہے (سینہ کی خیانت) دونوں حرام ہیں اور دونوں کا قرآنِ پاک میں ذکر ہے:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾[۱۷]

لٰہذا نگاہِ چشمی کی حفاظت بھی فرض ہے اور نگاہِ قلبی کی حفاظت بھی فرض ہے یعنی دل کی نگاہ کو بھی بچاؤ، گندے خیالات بھی دل میں نہ لاؤ۔

تو آپ نے تقویٰ کے تین انعامات سنے۔ کیا چھوڑ رہے ہو اور کیا مل رہا ہے، خراب اور گندی چیز چھڑا کر کیا کیا نعمتیں دے رہے۔ ۱) سب کام میں آسانی ۲) رزق بے حساب ۳) سب مصائب سے خروج، مخرج اور ایگزٹ (Exit)۔ یہاں افریقہ کے لوگ آئے ہوئے ہیں، ان کی مادری زبان انگریزی ہے، اس لیے ایگزٹ بول رہا ہوں اور جدہ میں بھی ہر جگہ مخرج (Exit) ساتھ ساتھ لکھا رہتا ہے۔

چوتھا انعام۔ نورِ فارق

اور تقویٰ کا چوتھا انعام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ایک نورِ فارق بھی عطا کرتے ہیں۔ ایک نور عطا کرتے ہیں جس سے بُرائی بھلائی کی تمیز رہتی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا[۱۸]

پانچواں انعام۔ نورِ سکینہ

اور پانچواں انعام ہے کہ جو شخص تقویٰ سے رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نورِ سکینہ عطا کرتے ہیں۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ[۱۹] جس کی وجہ سے وہ ہر وقت باخدا رہتا ہے، ایک لمحہ کو اللہ کو نہیں بھول سکتا، اگر جان بوجھ کر اللہ کو بُھلا کر کسی حسین کی طرف رغبت کرنا چاہے تو اس کو اپنی موت نظر آئے گی۔

---

۱۷ المؤمن: ۱۹
۱۸ الانفال: ۲۹
۱۹ الفتح: ۴

بُھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آرہے ہیں

اِنْ اَرَادَ سُوْءًا اَوْ قَصَدَ مَحْظُوْرًا عَصَمَهُ اللّٰهُ عَنِ ارْتِكَابِهٖ[۲۰]

صاحبِ نسبت اگر کسی بُرائی کا ارادہ بھی کرلے، کسی گناہ کے ارتکاب کا قصد بھی کرلے تو ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا ولی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائیں گے اور گناہ سے بچالیں گے۔ اس کے دل میں ایسی بے چینی آئے گی اور گناہ میں اس کو ایسی موت نظر آئے گی کہ وہ گناہ اور تقویٰ دونوں کا بیلنس نکالے گا اور کہے گا کہ نہیں بھائی! تقویٰ ہی میں فائدہ ہے، اس گناہ میں تو بہت مصیبت نظر آرہی ہے۔

سکینہ آسمان سے نازل ہوتا ہے

تو تقویٰ سے نورِ سکینہ ملتا ہے اور اَنْزَلَ سے نازل کیا کہ اس نور کو زمین سے نہیں پاسکتے، یہ پیٹرول نہیں ہے جس کو سائنس دان نکال لیں، وہ اللہ تعالیٰ جس سے خوش ہوتا ہے اس کے دل پر سکینہ نازل کرتا ہے، هِيَ نُوْرٌ يَّسْتَقِرُّ فِي الْقَلْبِ وَبِهٖ يَثْبُتُ التَّوَجُّهُ اِلَى الْحَقِّ[۲۱] یہ ایک نور ہے جو دل میں ٹھہر جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر وقت باخدا رہتا ہے۔

نورِ سکینہ رکھنے والے قلب کی مثال قطب نما کی سوئی سے

جیسے مقناطیس کی سوئی کے ذرا سا مقناطیس لگا ہوا ہے جس سے ہر وقت اس کا رُخ شمال کی طرف رہتا ہے، اگر مقناطیس کو کھرچ دو تو سوئی کو جس طرف چاہو موڑ دو، جب تک وہ مقناطیسی پالش ہے قطب نما کی سوئی شمال کی طرف رہے گی جو مرکز ہے، مخزن ہے، سرچشمہ ہے مقناطیس کا۔ ایسے ہی جن کے دل پر اللہ کے نور کی پالش لگ گئی، اللہ تعالیٰ کے مرکزِ نور کی طرف ان کا قلب نوّے ڈگری ہر وقت رہنے پر مجبور و مضطر ہوگا۔ اگر کوئی حسین اس کو ہٹائے گا تو وہ قلب قطب نما کی سوئی کی طرح تڑپے گا یہاں تک کہ توبہ تلّا کرکے پھر اپنا رُخ صحیح نہ کرلے۔ تو سکونِ قلب بہت بڑی نعمت ہے، کسی گناہ گار کو سکون نہیں۔

---

[۲۰] التفسیر الثعالبی: الشوریٰ (۲۸)

[۲۱] روح المعانی: ۲۵/۱۱، دار احیاء التراث، بیروت

اُف کتنا تاریک ہے گنہگار کا عالَم

مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر یہی ہے کہ جو شخص گناہ نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی تلخ کردیتے ہیں، ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دوام و ثبوت پر دلالت کرتا ہے یعنی ایسا شخص دواماً پریشان رہتا ہے، کھاتا ہے کوفتہ لیکن دماغ میں کوفت گھسی ہوئی ہے، ہر وقت کوفت و پریشانی، ذہنی دباؤ اور ڈپریشن، دل بے چین۔ گناہ بھی کرتا ہے تو گھبرایاہوا، پریشانی میں، خراب عادت کی وجہ سے کرتا ہے، آخر میں گناہ میں کوئی مزہ بھی نہیں آتا لیکن عادت سے مجبور ہوکر کرتا ہے، مگر پریشان بدحواس، بے چین رہتا ہے۔ جس کو مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اُف کتنا تاریک ہے گنہگار کا عالَم
انوار سے معمور ہے اَبرار کا عالَم

گناہ کی ذرا سی دیر کی لذت ہمیشہ کی ذلت کا سبب ہوجاتی ہے، ایسا شخص ایک دن مخلوق میں رسوا و ذلیل ہوجاتا ہے اور جو عزت حاصل تھی ہمیشہ کے لیے ذلت سے بدل جاتی ہے اور زندگی کا چین ختم ہوجاتا ہے۔ احقر کا شعر ہے ؎

لذتِ عارضی ملی عزتِ دائمی گئی
یہ ہے گناہ کا اثر راحتِ زندگی گئی

تقویٰ کا چھٹا انعام۔ پُر لطف زندگی

اور دوسری طرف تقویٰ کا انعام کیا ہے؟ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[۲۲] اگر تم اعمال صالحہ کروگے تو ہم تم کو ضرور بالضرور بالطف زندگی دیں گے۔ اللہ کی فرماں برداری پر اللہ کا وعدہ ہے کہ ہم تم کو بالطف زندگی دیں گے اور لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ سے فرمایا۔ ہماری نالائقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اہتمام فرمایا کہ ظالم تم نفس کی بدمعاشیوں کے چکر میں ہو لٰہذا ہم یہ آیت لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ سے نازل کررہے ہیں تاکہ تم کو اطمینان ہوجائے کہ

۲۲؎ النحل:۹۷

واقعی اللہ پُر لطف اور مزے دار زندگی دے گا ورنہ بغیر تاکید کے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام انتہائی مؤکد ہے۔ آہ! یہ ہماری نالائقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنا اہتمام فرمایا۔

تقویٰ کا ساتواں انعام۔ عزت و اکرام

اور ساتواں انعام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو عزت و اکرام بھی عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہارے جو خاندان و قبائل بنائے ہیں:

وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ [۲۳]

سیّد، شیخ، مغل، پٹھان یہ خاندان اور قبیلے جو ہیں ان کا مقصد خالی لِتَعَارَفُوۡا ہے۔ عزت ان میں نہیں ہے، یہ اس لیے ہیں کہ تعارف ہو جائے، لیکن اسی کے بعد ہے:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ [۲۴]

معزز وہی لوگ ہیں جو تقویٰ سے رہتے ہیں۔ ایک سیّد بد معاش ہے، شرابی ہے، زنا کرتا ہے اور ایک جولاہا ہے جو تقویٰ سے رہتا ہے، بتاؤ! کون افضل ہے؟ ایک کالے رنگ والا ہے لیکن اللہ کا ولی ہے اور ایک سفید گوری چمڑی والا انگریز ہے، چاہے مسلمان بھی ہو لیکن شراب اور زنا نہیں چھوڑتا تو وہ کالا حبشی اللہ کا ولی ہے، اس کے پیر دھو کر پی لو، چمڑی سے کچھ نہیں ہوتا

نہ گوری سے مطلب نہ کالی سے مطلب
پیا جس کو چاہیں سہاگن وہی ہے

جس کو اللہ پیار کرلے وہی سہاگن ہے، قسمت والا ہے۔ تقویٰ کا یہ ساتواں انعام ہے اکرام۔ دنیا میں بھی تقویٰ والا معزز رہتا ہے، ہر آدمی اس سے دعا کراتا ہے، اور جن لوگوں نے اپنے نفس کی اصلاح نہیں کی چاہے وہ صورتاً فرشتے رہے ہوں، گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ تو جس سے گناہ ہو جاتا ہے کوئی اس سے دعا کراتا ہے؟ آپس میں گناہ کرنے والے دونوں بغیر سلام ایک دوسرے سے رخصت ہوتے ہیں۔ یہ بہت اہم بات بتا رہا ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی حسین اور معشوق سے گناہ کرلے تو اس وقت دونوں سلام کے بغیر دل میں ایک دوسرے پر لعنت بھیجتے

---

[۲۳] الحجرات:۱۳

[۲۴] الحجرات:۱۳

www.khanqah.org

ہوئے مجرمانہ طور پر الگ ہوتے ہیں، کوئی رخصت ہوتے وقت سلام بھی نہیں کرتا، کوئی یہ نہیں کہتا کہ اچھا! حضرت دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ کیوں؟ اس لیے کہ شیطان شیطان سے دعا نہیں کراتا، دونوں سمجھ گئے کہ ہم دونوں نالائق ہیں۔

اور تقویٰ کی کیا شان ہے؟ اگر کسی نے ایک طرفہ اپنے کو گناہ کے لیے پیش کیا اور دوسرا بھاگا تو اس کو سمجھتا ہے کہ ہاں! یہ متقی ہے۔ تقویٰ سے اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں عزت دیتا ہے، یہاں تک کہ ہندو اور کافر بھی عزت کرتا ہے، کہتا ہے کہ بھائی! یہ بڑا پرہیزگار اور سادھو آدمی ہے، اور جو حرام نظر ڈالتا ہے اس کو کہتا ہے کہ یہ سادھو نہیں سوادھو ہے یعنی سوادلیتا ہے، حرام لذت لیتا ہے۔ ہندو بھی ایسے کو گالیاں دیتا ہے۔

تقویٰ کا آٹھواں انعام۔ اللہ کی ولایت کا تاج

تقویٰ کا آٹھواں انعام سب سے بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم تقویٰ سے رہو گے تو ہم تمہاری غلامی کے سر پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دیں گے یعنی تم کو ولی اللہ بنالیں گے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ[۲۵] اللہ کا ولی بن کر مرنا فائدہ مند ہے یا گناہ گار اور فاسق ہو کر مرنا؟ اور متقی ہو کر پھر کچھ دن جیو بھی تا کہ اللہ کی ولایت اور دوستی کا صحیح مزہ دنیا سے لے کر جاؤ اللہ کے یہاں۔ یہ کیا کہ آج ولی اللہ ہوئے اور روح قبض ہوگئی، بے شک خاتمہ تو اچھا ہوا لیکن تم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کی دوستی کا مزہ کہاں چکھا؟ ولی ہوتے ہی تمہارا انتقال ہوگیا۔ اور یہ دعا کرو کہ اللہ ولایت بھی دے، نسبتِ صدیقین دے یعنی ولایتِ صدیقیت کا اعلیٰ مقام اور پھر اس میں جینا بھی نصیب فرما، میں جانوں بھی تو کہ آپ کے دوستوں کو کیا کیا ملتا ہے اور کیا مزہ آتا ہے آپ کا نام لینے میں اور آپ کی محبت میں کیا لطف آتا ہے؟ آپ کی محبت میں جینے کا کیا لطف ہے؟

تقویٰ کا نواں انعام۔ کفارۂ سیئات

تقویٰ کا ایک انعام سیئات اور بُرے اعمال کا کفارہ ہے:

۲۵؎ الانفال:۳۴

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ[۲۶]

یعنی جو خطائیں اور لغزشیں اس سے سرزد ہوتی ہیں دنیا میں ان کا کفارہ اور بدل کر دیا جاتا ہے یعنی اس کو ایسے اعمالِ صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے جو اس کی سب لغزشوں پر غالب آجاتے ہیں۔[۲۷]

تقویٰ کا دسواں انعام۔ آخرت میں مغفرت

تقویٰ کے انعامات میں سے ایک انعام آخرت میں مغفرت اور سب گناہوں، خطاؤں کی معافی ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

گناہ چھوڑنے کے لیے تین کام

اب آخر میں ایک مضمون بیان کرتا ہوں جو آج صبح زندگی میں پہلی دفعہ اس تفصیل سے بیان کیا کہ اگر گناہ چھوڑنا چاہتے ہو، متقی بننا چاہتے ہو، اللہ کا ولی بننا چاہتے ہو تو تین کام کرلو اور گناہ چھوڑنے کے لیے کتنی ہمت کرنی چاہیے؟ اس کا کیا معیار ہے؟ یہ مضمون آج صبح زندگی میں پہلی بار بیان ہوا جو اس وقت ان شاء اللہ تعالیٰ دوبارہ بیان کروں گا۔

(۱) ہمت کیجیے

گناہ چھوڑنے کی پہلے خود ہمت کرو۔ بغیر ہمت کے کوئی کام نہیں ہوتا لہٰذا پہلے ہمت کیجیے کہ اب ہرگز یہ گناہ نہیں کروں گا۔

(۲) ہمت کو استعمال کرنے کی توفیق وہمت مانگیے

اللہ تعالیٰ سے ہمت کی درخواست کرو کہ یا اللہ! مجھے اپنی عطا فرمودہ ہمت کو استعمال

---

۲۶ الانفال:۲۹

۲۷ ترجمہ وتفسیر از معارف القرآن، جلد:۴

www.khanqah.org

کرنے کی توفیق دے۔ ہمت ہوتی ہے، آدمی استعمال نہیں کرتا۔ اے خدا! آپ نے گناہ سے بچنے کی جو ہمت دی ہے اور تقویٰ کی جو طاقت دی ہے اس کو مجھے استعمال کی توفیق دے کیوں کہ اگر طاقت نہ ہوتی تو تقویٰ فرض نہ ہوتا۔ کمزور پر تقویٰ فرض کرنا ظلم ہے اور اللہ ظلم سے پاک ہے۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ کی طاقت ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت ہے، ہم اس طاقت کو استعمال نہیں کرتے۔ جیسے بھینس اپنے بچے کے لیے دودھ چڑھالیتی ہے، پھر لاکھ ڈنڈے لگاؤ نہیں اُتارتی۔ اسی طرح نفس اپنی حرام خواہشات کے لیے ہمت چوری کرتا ہے، گناہ سے بچنے کی پوری ہمت استعمال نہیں کرتا، کچھ چرالیتا ہے تاکہ اپنی بعض حرام خواہشات پوری کرسکے، لٰہذا اے خدا! مجھے جو ہمت آپ نے دی ہے اس کو استعمال کی توفیق دے دے۔ ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت چاہیے۔

(۳) خاصانِ خدا سے درخواستِ دعا کیجیے

خاصانِ خدا اور مقبول بندوں سے ہمت کی دعا کراؤ، اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ اور اس پر ایک خاص مضمون صبح بیان کیا تھا، اب پھر بیان کرتا ہوں۔

توبۂ نصوح کا واقعہ

مثنوی میں مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ نصوح نامی ایک شخص بدکار تھا، اور بادشاہ کے محل میں عورت بنا ہوا بیگمات کی خدمت کرتا تھا، ان کے بدن کی مالش کرتا تھا۔ کتنا بڑا جرم ہے کہ گویا بادشاہ کی عورتوں کو بے عزت کرتا تھا۔ عورتیں اس کی مالش سے خوش ہوجاتی تھیں کیوں کہ مرد جب مالش کرے گا تو کتنی محبت سے کرے گا۔ ساری خادماؤں کو اس نے فیل کردیا، لیکن اس کے دل میں ندامت تھی، جنگل میں جاکر روزانہ روتا تھا کہ اے خدا! یہ حرام کاری کب تک چلے گی، کسی دن پکڑا جاؤں گا۔ اور ایک دن مرنا بھی ہے، آپ کو کیا منہ دکھاؤں گا لٰہذا آپ مجھے اس گناہ سے چھڑادیجیے۔ ایک دن اس جنگل سے کوئی ولی اللہ گزر رہے تھے، بس اس نے صورت دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ کوئی ولی اللہ ہے، بس ان کے قدموں سے لپٹ کر بہت رویا کہ بہت ناپاک زندگی گزار رہا ہوں، آپ خاص دعا

www.khanqah.org

کر دیجیے، ان کے بھی ہاتھ اُٹھ گئے، دعا قبول ہوگئی۔ اب ہدایت کے اسباب پیدا ہوگئے۔ بادشاہ کی بیگمات کا ایک ہار گم ہوگیا، اب جتنی خادمات تھیں سب کو ننگا کیا جارہا ہے تلاشی کے لیے۔ یہ مرد صاحب جو عورت بنے ہوئے تھے آہستہ آہستہ اب ان کی باری آرہی تھی ننگا ہونے کی۔ مارے ڈر کے اس کا تو بُرا حال ہوگیا۔ اب اس نے خوب دعا مانگی کہ یا اللہ! مجھے معاف کر دیجیے۔

مثنوی میں نصوح کی اضطراری دعاؤں کا عجیب انداز

عجیب عجیب انداز اور عجیب عجیب عنوان سے دعائیں مانگیں۔

اے خدا ایں بندہ را رُسوا مکن

اے اللہ! مجھے رسوانہ کیجیے۔ ابھی میں ننگا ہو جاؤں گا تو عورت کے بجائے مرد ثابت ہو جاؤں گا تو بادشاہ کتوں سے نچوادے گا اور کس بُری طرح سے مجھے مارے گا۔

اے خدا ایں بندہ را رُسوا مکن
گر بدم من سرِ من پیدا مکن

اگرچہ میں بُرا ہوں لیکن میرا بھید چھپالیجیے۔

گر مرا ایں بار ستاری کنی

اگر آج آپ میری پردہ پوشی کرلیں۔

توبہ کردم من ز ہر ناکردنی

تو زندگی بھر کبھی آپ کو ناراض نہیں کروں گا۔ کیا کیا دعا مانگی۔ مولانا رومی اس قصے کو بیان کررہے ہیں، مثنوی کا قصہ ہے۔ تو فرمایا کہ اس نے کیا کہا۔

گر مرا ایں بار ستاری کنی

اے اللہ! اگر آج آپ میری پردہ پوشی کرلیں یعنی جو ہار گم ہوگیا ہے اس کو جلد ملا دیجیے کہ مجھے ننگا نہ کیا جائے تو۔

توبہ کردم من ز ہر ناکردنی

تمام نالائقیوں سے ہمیشہ کے لیے توبہ کرتا ہوں، اور اس نے کہا۔

www.khanqah.org

اے عظیم از ما گناہانِ عظیم
تو توانی عفو کردن در حریم

آپ بہت عظمت والے ہیں، حرمِ کعبہ میں بھی اگر گناہِ کبیرہ ہوجائے تو آپ معاف کرسکتے ہیں، گناہ آپ کی شانِ مغفرت سے بڑے نہیں ہوسکتے کہ آپ کہہ دیں کہ میں اب معاف نہیں کرسکتا۔ آپ کی قدرت اور آپ کی شان بہت ہی عظیم ہے، آپ کے سامنے گناہوں کی کوئی حقیقت نہیں، اور پھر اس نے کہا۔

آں چنیں کردم کہ از من می سزید

میں تو نالائق ہوں۔ جو کچھ میں نے کیا میں اسی لائق تھا، نالائق سے تو نالائق اعمال ہی صادر ہوتے ہیں، میں نالائق ہوں، مجھ سے نالائق اعمال صادر ہوگئے۔

تا چنیں سیل سیاہی در رسید

یہاں تک کہ میرے اعمال کا کالا پن اتنا قریب آچکا کہ اگر آپ نے مدد نہ کی تو آج میں رسوا ہونے والا ہوں۔

اے خدا آں کن کہ از تو می سزد

اب آپ مجھ سے وہ معاملہ کیجیے جو آپ کے لائق ہے۔ آہ! مولانا رومی کی قبر کو اللہ تعالیٰ نور سے بھر دے، غضب ہے، کمال ہے اس شخص کے درد بھرے کلام کا! یہ الہامی شاعری ہے۔

اے خدا آں کن کہ از تو می سزد

ہم سے تو وہ عمل ہوگیا جس کے ہم لائق تھے لیکن اے خدا! آپ وہ معاملہ ہمارے ساتھ کیجیے جس کے آپ لائق ہیں۔ جیسے جب مکہ شریف فتح ہوا تو کافروں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ آج کیا معاملہ کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا، اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ[۲۸] جاؤ! آج تم آزاد ہو، تم لوگوں سے انتقام نہیں لوں گا۔ تو یہ شخص اللہ تعالیٰ سے درخواست کررہا ہے، مولانا رومی اس کی طرف سے مضمون بنارہے ہیں کہ۔

۲۸ے السنن الکبریٰ للبیہقی:۹/۱۱۸، باب فتح مکۃ، دائرۃ المعارف النظامیۃ، مطبوعۃ ھند

www.khanqah.org

اے خدا آں کن کہ از تو می سزد
کہ زہر سوراخ مارم می گزد

اے خدا! آپ وہ معاملہ کیجیے جس کے آپ لائق ہیں کہ میرے ہر سوراخ سے میرے نفس کا سانپ مجھے ڈس رہا ہے، ہر طرف رسوائیوں کے اسباب موجود ہیں۔ یہاں تک کہ دعا کرتے کرتے آخر میں وہ مارے خوف کے بے ہوش ہوگیا، جب بے ہوش ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی میں اس کو دوزخ اور جنت دکھادی، عالم غیب اس پر منکشف فرمادیا۔ اب جب ہوش آیا تو ہار مل چکا تھا، اللہ نے رسوا نہیں ہونے دیا، اس اللہ کے ولی کی دعا اور اس کی آہ و زاری کریم مالک نے قبول فرمالی، خادمات پانچ چھ باقی تھیں کہ ہار مل گیا، ہار چرانے والی پکڑی گئی اور یہ بچ گئے ورنہ ان کو تو بادشاہ گردن تک دفن کرکے کتے چھوڑ دیتا کہ کم بخت! تو نے میری عورتوں کو ذلیل کیا۔ اس کے بعد بیگمات نے اس سے معافی مانگنی شروع کی کہ اب تو یہ بھاگ جائے گی، بھاگ جائے گا نہیں کہا کیوں کہ وہ تو اس کو عورت سمجھتی تھیں۔ انہوں نے کہا ہمیں معاف کردو، ہم سے بہت گستاخی ہوئی۔ اس نے کہا کہ معاف کردیا لیکن ہم اب آپ کی خدمت کے قابل نہیں ہیں کیوں کہ جنت اور دوزخ دیکھنے کے بعد اب ایسا گناہ کون کرے گا؟ پھر اسی جنگل میں جہاں اس نے اس ولی اللہ سے دعا کرائی تھی عبادت وریاضت کی اور بہت بڑا ولی اللہ بن گیا۔

تو یہ عرض کررہا تھا کہ خاصانِ خدا سے بھی دعا کراؤ، اللہ کے مقبول بندوں سے دعا کی درخواست کرو اور پہلے خود ہمت کرو اور خدا تعالیٰ سے ہمت مانگو۔

عطائے ہمت کی دعا کس اضطرار سے مانگنی چاہیے؟

اور ہمت کیسے مانگو گے؟ جیسے بلڈ کینسر ہوجائے، گردے بے کار ہورہے ہوں تو جس دردِ دل سے اس وقت دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! مجھے صحت عطا فرمادیجیے، جس درد سے اپنی شدید جسمانی بیماری کے لیے انسان دعا کرتا ہے جس کو ڈاکٹر جواب دے دیں کہ تمہارے گردے عن قریب بے کار ہوجائیں گے اور تمہارے جسم کا فلٹر پلانٹ خراب ہوجائے گا، سارا خون جسم سے نکالا جائے گا اور صاف کرکے پھر چڑھایا جائے گا، بچنا مشکل ہے۔ آپ بتائیے!

اس وقت کیسی دعامانگے گا؟ کس دردِ دل سے گڑگڑائے گا؟

شیطان کی پُر فریب تجارت

بد نظری، اَمرد پرستی، حسن پرستی نجاست اور غلاظت پرستی ہے کیوں کہ ان سب چیزوں کا آخری انجام گندا مقام ہے کیوں کہ شیطان کا نمونہ جس کو انگریزی میں سیمپل (sample) کہتے ہیں، گال اور آنکھیں ہیں لیکن آخر میں پیشاب اور پاخانہ کے مقام میں دھکیل دیتا ہے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس ظالم تاجر کا نمونہ اور سیمپل اچھا ہو لیکن بعد میں مال خراب دیتا ہو تو تم اس سے سودا نہیں خریدتے لیکن افسوس! شیطان کے چکر میں بارہا آتے رہتے ہو، بارہا تم کو گندے مقامات میں دھکیل چکا اور عزتِ سادات و عزتِ مشائخ تباہ کر چکا لیکن پھر بھی شیطان سے سودا لینا نہیں چھوڑتے ہو۔ میں انگریزی میں لوگوں کو لندن وغیرہ میں سمجھاتا ہوں کہ شیطان پہلے سیمپل (sample) دکھاتا ہے، پھر پل (pull) کرتا ہے، وہاں دروازوں پر پل (pull) اور پُش (push) لکھا ہوتا ہے یعنی دروازہ اپنی طرف کھینچو اور دھکّا دو، اس پر میں سبق دینے کے لیے یہ کہتا ہوں کہ دیکھو! شیطان پہلے حسینوں کا سیمپل دکھاتا ہے، سیمپل دکھا کر پل (pull) کرتا ہے اور پُل پر لے جا کر پھر نیچے پش (push) کرتا ہے اور انسان کہاں سے کہاں گندے مقام پر پڑا ہوتا ہے؟ بار بار کی رُسوائیوں کے بعد جس کو اپنے حال پر رحم نہ آئے اس پر یہی شعر پڑھا جائے گا جو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھتے تھے ؎

روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھ کر
روتا ہوں میں کہ ہائے مری چشم تر نہیں

ایسی ایسی ذلتیں اس خبیث بیماری میں لوگوں کی ہوتی ہیں کہ پتا نہیں فرشتے بھی رو پڑتے ہوں، آسمان و زمین بھی رو پڑتے ہوں لیکن جب انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے تو اس کو رونا بھی نہیں آتا، آنسو بھی اس کے خشک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے عرض کرتا ہوں کہ گناہ چھوڑنے کے لیے پہلے خود ہمت کو استعمال کیجیے، پھر استعمالِ ہمت کی دعا مانگیے اور اللہ والوں سے ہمت کے لیے دعا کرائیے۔

گناہ چھوڑنے کے لیے کتنی ہمت کرنی چاہیے؟

اور اپنی ہمت کو کتنا استعمال کرنا ہے؟ اس کی شرح کرکے ختم کرتا ہوں۔ یہ سمجھ لیں کہ ایک حسین لڑکی کھڑی ہے اور ایک حسین لڑکا بھی کھڑا ہے اور اس کا باپ ایس پی ہے اور وہ پستول لگائے کھڑا ہے اور وہ نظر بازوں کو پہچانتا بھی ہے اور ایک صاحب سے کہہ رہا ہے کہ سنا ہے کہ آپ عشق سے پاگل ہوجاتے ہیں، حسینوں کو دیکھ کر آپ کو ہوش نہیں رہتا، آپ پچاس سال سے اس بیماری میں مبتلا ہیں اور آپ اپنے احباب اور اپنے شیخ سے بھی کہتے رہتے ہیں کہ جب مجھے کوئی حسین نظر آجاتا ہے تو مجھے ہوش نہیں رہتا اور میں اسے دیکھنے پر مجبور ہوجاتا ہوں اور میں حفاظتِ نظر کی سب تقریر بھول جاتا ہوں، خانقاہ کو بھی بھول جاتا ہوں، شیخ کو بھول جاتا ہوں، سنا ہے کہ آپ رومانٹک دنیا کے بڑے ہیرو اور چیمپئن ہیں۔ اس نے کہا کہ آج میں پستول کا نشانہ لگاتا ہوں، میرا لڑکا اور لڑکی بہت حسین ہے، ذرا دیکھ کر دکھاؤ۔ بتائیے! اس وقت وہ کیا کرے گا، دیکھے گا؟ پستول سامنے ہے، تو جتنی ہمت اس وقت استعمال کروگے کہ لاکھ تقاضا ہوگا لیکن مارے ڈر کے چپکے سے کھسک جاؤ گے۔ یا شیر ساتھ میں ہو اور شیر کہہ دے کہ یہ لندن سے ملکہ آئی ہے، اس کو دیکھنا مت ورنہ پھاڑ کھاؤں گا تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لوگے کہ شیر صاحب بدگمانی نہ کرنا میں دیکھ نہیں رہا ہوں، نہیں تو کہیں پھاڑ کھاؤ۔ یا کوئی زبردست قاتل غنڈا اور خونی ہے، اس کی لڑکی یا لڑکا ہے اور تمہیں جان کا خطرہ ہے کہ دیکھوں گا تو جان سے مار ڈالے گا تو بتاؤ اس وقت دیکھو گے؟ تو جان بچانے کے لیے جو ہمت اس وقت استعمال کروگے تو اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہا ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

اس وقت وہی ہمت استعمال کیجیے جو جان بچانے کے لیے کی جاتی ہے جبکہ جان لینے والا کھڑا ہے پستول لے کر اور کہے کہ ذرا دیکھو ہمارے حسین لڑکے یا لڑکی کو۔ جتنی ہمت وہاں استعمال کرتے ہو اس سے زیادہ اللہ کے دیکھنے سے ڈرو۔ ایس پی یا غنڈا قاتل کیا چیز ہے؟ اس کا پستول کیا ہے؟ اس کی فائرنگ تو کبھی غلط بھی ہوسکتی ہے، مس بھی ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی

فائرنگ کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں ہم سب کو اپنے انتقام سے ؎

یا کریم العفو ستار العیوب
انتقام از ما مکش اندر ذنوب

اے معافی دینے والے کریم مالک! اور ہمارے عیبوں کو چھپانے والے! آپ ہمارے گناہوں پر ہم سے کبھی انتقام نہ لیجیے۔ ایمان کی قیمت کو سوچیے، اللہ کی عظمت کو سوچیے، ایس پی کا پستول تو جان ہی لے سکتا ہے، آدمی کے خوف سے ہم نظر بچاتے ہیں، سوچیے! اللہ تعالیٰ کی نظر ہماری نظر پر ہے، ہماری نظر غلط جگہ پڑ رہی ہے اور ہماری نظر پر ان کی نظر ہے۔ اس بے حیائی کی کوئی حد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نظر پر نظر جمائے ہوئے ہیں اور ہماری نظر کسی لڑکی یا لڑکے پر ہے۔ بولیے! یہ نظر بے حیا ہے یا نہیں، بے غیرت ہے یا نہیں؟ واللہ کہتا ہوں کہ اگر ہم لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حلم و کرم نہ ہوتا تو اے خدا! ہم میں سے کوئی زندہ نہ ہوتا، آج زمینیں دھنس گئی ہوتیں اور ہم لوگ دھنسا دیے جاتے۔ یہ حق تعالیٰ کا حلم و کرم ہے جس کے صدقہ میں ہم زندہ ہیں اور بزرگوں کے تعلق سے دعا و استغفار و توبہ کی توفیق ہو رہی ہے۔

تعلق مع اللہ کی لذت ناقابلِ بیان ہے

لیکن سن لیجیے کہ جو مزہ تعلق مع اللہ کے اس مقام پر ہے کہ ایک سانس بھی ہم ان کو ناراض نہ کریں اور ہر سانس اللہ پر فدا کر دیں تو زندگی کی اس لذت کو کیا کہوں؟ سارا عالم نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا مزہ ہے۔ جس کو اپنی زندگی فدا کرنے کا اس درجہ جذبہ حاصل ہو جائے کہ اے خدا! میری زندگی کی ہر سانس آپ پر فدا ہو اور ہم ایک سانس بھی آپ کو ناراض کرنے سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں، بس یہ مقام اولیائے صدیقین کا ہے۔ مسجد کے گوشہ میں یا روضۂ مبارک پر یا بیت اللہ کے ملتزم پر ولی اللہ بن جانا کمال نہیں ہے، کمال یہ ہے کہ آپ حسینوں کے سامنے بھی ولی اللہ رہیں۔ تب سمجھ لیں ؎

شکر ہے دردِ دل مستقل ہو گیا
اب تو شاید مرا دل بھی دل ہو گیا

ملتزم پر تو فاسق و بدمعاش بھی رو لیتا ہے اور یہ رونا بھی اس کے لیے مبارک ہے کہ پچھلی کی تو

معافی ہو گئی لیکن اگلی کی بھی تو فکر کرو۔ گٹر میں گر گئے پھر معافی کر لی لیکن آیندہ تو نہ گرو۔

تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ جینے کا مزہ اور جینے کا لطف اس کو ہے جس نے اللہ کو خوش کر لیا، جتنا جو زمین پر اللہ کو خوش رکھتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ بھی اس کو خوش رکھتے ہیں۔ میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ کباب اور بریانی اور بینک بیلنس ہے لیکن رات بھر چلّا رہے ہیں۔ میں نے علی گڑھ میں اپنے شیخ سے پوچھا کہ یہ تو نواب صاحب کا گھر ہے، یہ کیوں چلّا رہے ہیں؟ ہائے ہائے کی آواز کیوں آرہی ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ان کے گردہ میں درد اُٹھا ہوا ہے۔ کہاں گیا شامی کباب، کدھر گئی بریانی، کہاں گئیں نوٹوں کی گڈیاں اور دولت؟ اس لیے کہتا ہوں کہ اگر عقل ہے تو اللہ تعالیٰ کو خوش رکھیے۔

بغیر قصد اور فکر کے اصلاح نہیں ہوتی

اور اگر کوئی بالکل انٹرنیشنل گدھا اور شیطان بن چکا ہے تو اس کا کوئی ذمہ دار نہیں، پیر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ جس شخص کو اپنی خود فکر نہ ہو تو ساری دنیا کے پیر اس کو اللہ کے غضب سے نہیں بچا سکتے جب تک کہ خود انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمت استعمال نہ کرے۔ اور اگر چوڑی پہن کر بیٹھا رہے، نفس سے مغلوب رہے تو خانقاہ بھی اس کو ولی اللہ نہیں بنا سکتی۔ یہ مردانِ خدا کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ[۲۹]

مرد بن کر آؤ تب ہمارا راستہ طے کرو۔ دنیاوی معاملے میں تو بڑے باہمت بن جاتے ہو، گناہ کے لیے رات رات بھر دوڑتے ہو، جلتی ہوئی لُو میں لوگ دوڑے ہیں۔ ایک شخص نے بتایا کہ جون کا مہینہ تھا، لُو چل رہی تھی، دھوپ میں سائیکل پر بیٹھ کر ناچ دیکھنے کے لیے دس میل گیا۔ کیوں صاحب! گناہوں کے لیے اتنی محنت کہ لُو میں ایک ناچنے والی کو دیکھنے کے لیے دس میل گئے تو پھر اللہ کو خوش کرنے کے لیے کتنی محنت کرنی چاہیے؟ عشق مولیٰ ذرا کر کے تو دیکھو۔ جو اللہ کہ خالق نمکیاتِ لیلائے کائنات ہے، اس مولائے کائنات سے محبت کر کے

---

۲۹ النور: ۳۷

دیکھو کہ وہ کس قدر مستیاں دیتا ہے، سارے عالَم کی لیلاؤں کا رَس اور کیپسول دل میں ڈال دیتا ہے۔ ان لیلاؤں سے تو کتنے لوگ پاگل ہوگئے لیکن عاشق مولیٰ کبھی پاگل نہیں ہوتا بلکہ پاگلوں کو عقل مند بنادیتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر قیس کو بھی اس زمانے کا کوئی شمس الدین تبریزی مل گیا ہوتا تو اس کے عشق لیلیٰ کو عشق مولیٰ سے تبدیل کردیتا۔ آج بھی اس زمانے میں شمس الدین تبریزی موجود ہیں۔ عشق لیلیٰ میں جو بد حواس، پاگل بے ساختہ حواس باختہ ہو، وقت کے کسی شمس الدین تبریزی سے اُسے ملادو، ان شاء اللہ آج بھی اللہ کی رحمت سے وہ اس کے عشق لیلیٰ کو عشق مولیٰ سے تبدیل کردے گا۔

(احقر راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ محبی و محبوبی حضرت مرشدی دامت برکاتہم کو یہ مقام حاصل ہے۔ اس زمانے کے نہ جانے کتنے عاشق لیلیٰ جن کی بربادی اپنی انتہا کو پہنچ گئی تھی اور ہلاکت کے قریب تھے، حضرت والا کی صحبت کی برکت سے عاشق مولیٰ بن گئے۔ قیس بھی اگر اس زمانے میں ہوتا اور حضرت والا کو پاجاتا تو ظالم اپنے زمانے کا رومی ہوتا۔ حضرت والا دامت برکاتہم کی شان میں احقر کا شعر ہے جو کئی سال پہلے حضرت والا کی برکت سے موزوں ہوا ؎

مجنوں اگر دیدے ترا تائب شدے از ما سوا
بر پائے تو افتاں شدے و از عشق لیلائش بَری

ترجمہ: مجنوں اگر آپ کو پاجاتا تو غیر اللہ سے تائب ہوجاتا، اور غلبۂ تشکر میں آپ کے پاؤں پر گر جاتا یعنی محبت میں ہمیشہ کو آپ کا غلام بن جاتا اور عشق لیلیٰ سے نجات پاجاتا اور اس کا عشق لیلیٰ عشق مولیٰ سے تبدیل ہوجاتا۔ احقر عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہ)

انسان کا سب سے بڑا دُشمن

بس آج کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کو نہ چھوڑو دوستو! بہت خسارے کا راستہ ہے۔ نفس دُشمن کے کہنے میں نہ آؤ۔ جس دُشمن نے ہم کو بارہا مصیبت میں مبتلا کیا ہے پھر بھی اس دُشمن کو نہیں پہچانتے اور عاشق نبی بنتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارا سب سے بڑا دُشمن نفس ہے۔

www.khanqah.org

اصلاحِ نفس کے لیے دو آیات میں تفکر

اور ان آیتوں کا مراقبہ رکھیے: (۱) جب بھی کسی حسین کی طرف میلان ہو فوراً کہیے فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اے ظالم! تیری زندگی اور حرام خوشیوں کو اللہ تلخ کردے گا کیا دیکھتا ہے ادھر۔ اللہ جس کی زندگی کو تلخ کرے وہ شیرینی پاسکتا ہے؟ ذرا اعلان بھی تو دیکھو کہ کس کا ہے؟ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا[۳۰] پھر ان شاء اللہ نظر ہٹ جائے گی۔ اور سڑکوں پر کسی عورت کو دیکھنے کا وسوسہ بھی آئے تو فوراً اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پڑھیے۔ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ وساوس کو دفع کرنے کے لیے عجیب ہے۔

(۲) اور اس آیت کا مراقبہ رکھیے فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً کہ اے بے وقوف نفس! اگر تجھے مزہ ہی چاہیے تو چل تسبیح پڑھ، اعمالِ صالحہ کر اور فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[۳۱] کا وعدہ لے لے، اور اگر تو نفس کے کہنے پر چلتا ہے تو دیکھ لے فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تلوار سر پر لٹکی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے۔ دیکھو! کیسی تلوار ہے کہ تمہاری زندگی کو ہم تلخ کردیں گے۔ تم طرح طرح کی مکاریوں سے میرے بندوں یا بندیوں کو فریب اور دھوکا دے کر مرنڈا اور سموسے کھلا کھلا کر پھنساتے ہو، ہم تمہارے اس مکروفریب اور تدبیروں کے ٹاٹ میں اپنے قہروغضب کی آگ بھی لگانا جانتے ہیں۔ تم میرے بندے بندیوں کو دھوکا دیتے ہو، ان کی آبرو لوٹتے ہو، شرم نہیں آتی کہ بایزید بسطامی کی شکل میں ننگ یزید بنا ہوا ہے، نالائق۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چمگادڑ پیشاب پاخانہ کی نالی چوستا ہے تو مجھے کوئی تعجب نہیں، مجھے تو تعجب ان لوگوں پر ہے جو صالحین کی وضع میں ہیں اور بزرگوں کے صحبت یافتہ ہیں۔ آہ! کس انداز سے فرمایا ہے۔ سنیے ؎

گر خفاشے رفت در کور و کبود

اگر چمگادڑ گندی جگہ جاتا ہے اور نالی میں پیشاب چوستا ہے تو تعجب نہیں ؎

بازِ سلطان دیدہ را بارے چہ بود

۳۰؎ طٰهٰ:۱۲۴

۳۱؎ النحل:۹۷

www.khanqah.org

لیکن جس بازِ شاہی نے سلطان کو دیکھا ہوا ہے اس ظالم کو کیا ہوا ہے کہ چمگادڑ پن کررہا ہے، خفاشیت کررہا ہے۔ جس جان نے اللہ کے قرب کا مزہ چکھ لیا، اس کو کیا ہوا کہ حسن فانی کی غلاظت میں مبتلا ہے۔

اس لیے دوستو! جتنا اچھا ہمارا ظاہر ہے دعا کرو کہ اس سے زیادہ بہتر ہمارا باطن ہوجائے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ[۳۲] جتنا بہتر میرا ظاہر ہے اس سے بہتر اے اللہ! میرے باطن کو کردے۔

میں قسم اُٹھا کر پھر یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں جو مزہ ہے پورے عالَم میں کہیں نہیں ہے۔ نہ سلاطین کے تخت و تاج میں ہے، نہ پاپڑ اور سموسوں میں ہے، نہ حسن کی رومانٹک دنیاوالوں کے پاس ہے۔ یہ جو فلم ایکٹرس وغیرہ ہیں، چاہے رات دن زنا کرتے رہیں، ان کی زندگی میں چین نہیں ہے۔ ویلیم فائیو کھا کر سونے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے افریقہ والوں سے کہا تھا کہ نہ دیکھو کسی کی وائف ورنہ کھانا پڑے گی ویلیم فائیو۔ ویلیم فائیو نیند کی دوا ہے، یہ میری یورپی ملکوں کی تقریر ہے کہ نہ دیکھو تم کسی کی وائف، نہیں تو کھانا پڑے گی ویلیم فائیو، پھر جب ویلیم فائیو بھی فیل ہوجائے گی تو پھر ویلیم ٹین اور پھر ٹین بجاتے ہوئے گِدوبندر کے پاگل خانہ میں داخل ہوجاؤ گے۔

بس اللہ تعالیٰ میری آہ و فغاں کو قبول فرمائے اور اس کو سارے عالَم میں نشر فرمادے۔ اختر کی یہ فریاد ہے کہ اے خدا! آپ کے کرم نے مجھے اپنے کو اور آپ کے بندوں کو غیروں سے چھڑا کر آپ سے جوڑنے کی مہم چلانے کی جو توفیق بخشی ہے، اس کا سلیقہ بھی عطا فرمائیے اور اس کو قبول بھی فرمائیے اور اختر کی اس آہ و فغاں کو سارے عالَم میں نشر فرمادیجیے اور اختر کے قلب و جاں کو اپنی ذات پاک کے ساتھ اس طرح چپکا لیجیے کہ سارا عالَم مجھے ایک بال بھی آپ سے الگ نہ کرسکے اور میری اولاد و ذریات اور میرے دوستوں کو بھی یااللہ! ایسی محبت دے دے کہ ہمارے دل و جاں آپ سے ایسے چپک جائیں کہ سارا عالَم، نہ بادشاہوں کا عالَم، نہ حسینوں کا عالَم، نہ مال و دولت کا عالَم، کوئی بھی عالَم ہمیں آپ سے ایک بال

۳۲؎ جامع الترمذی: ۱۹۹/۲، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ایچ ایم سعید

www.khanqah.org

کے برابر بھی الگ نہ کرسکے۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنی ایسی محبت دے دے۔ اے خدا! ہمارے چاروں سلسلوں کے تمام اولیائے کرام کے صدقے میں، خصوصیت سے شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم ان بزرگوں کی جوتیاں جو اختر نے اُٹھائیں آپ اس کو قبول فرمائیے اور ان کے صدقے میں اختر کا ایمان ویقین اولیائے صدیقین کی منتہا تک پہنچا دیجیے اور میری اولاد کو بھی اور میرے احباب کو بھی قبول فرمائیے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

❁ ❁ ❁ ❁

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ﷺ ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سُنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ

www.khanqah.org

تقویٰ اختیار کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کے خوف سے گناہوں سے بچنا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو گناہوں سے بچنے کی یعنی گناہ نہ کرنے کی قوت اور صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ انسان جس طاقت کو استعمال کر کے گناہ کرسکتا ہے اسی طاقت کو استعمال کر کے گناہ نہ کر کے تقویٰ بھی اختیار کرسکتا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وعظ ''تقویٰ کے انعامات'' ۱) ہر کام میں آسانی۔ ۲) مصائب سے خروج۔ ۳) بے حساب رزق۔ ۴) نور فارق۔ ۵) نور سکینہ۔ ۶) پر لطف زندگی۔ ۷) عزت و اکرام۔ ۸) اللہ کی ولایت کا تاج۔ ۹) کفارۂ سیئات۔ ۱۰) آخرت میں مغفرت۔ تقویٰ اختیار کرنے اور اس پر کاربند رہنے والوں کو عطا ہونے والے مندرجہ بالا انعامات کے ذکر پر مبنی ہے۔ گناہوں سے بچنے پر انسان کو جو تکالیف اور مشقت اٹھانی پڑتی ہیں ان انعامات یعنی حلاوتِ ایمانی اور تعلق مع اللہ کی ناقابلِ بیان لذت کے سامنے تمام تکالیف کی کلفت زائل ہو جاتی ہے۔ حضرت والا کا یہ وعظ نہ صرف گناہوں پر صبر کرنے والوں کو تسلی دینے کا سبب بنتا ہے بلکہ ان کو تقویٰ پر استقامت کا عزم و حوصلہ بھی دیتا ہے۔

www.khanqah.org

AW-018

ناشر

کتب خانہ مظہری